

دَارُ الْإِفْتَاءِ جَامِعَةٌ نَعِيمَيْهِ



ٹھوس نجاست سے آلوہ خشک ز میں کا حکم

سوال:

زمیں پر ٹھوس نجاست لگ گئی، پھر وہ نجاست خشک ہو گئی، کیا اب اس پر تم کیا جاسکتا ہے، (حیدر علی)۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
الْجَوَابِ بِعَوْنَ الْمِلِكِ الْوَهَابِ

زمیں پر کوئی ٹھوس نجاست گری، جیسے: انسان کا براز (پاخاہ)، جانور کی گوب رغیرہ اور خشک ہو گئی، اگر وہ ٹھوس نجاست وہاں موجود ہے تو اس سے تم نہیں کر سکتے، کیونکہ وہ عین نجاست ہے، علامہ نظام الدین رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

”الْأَرْضُ إِذَا أَصَابَتْهَا النَّجَاسَةُ فَيَبْسُطُ وَذَهَبَ أَثْرَهَا لَا يَجُوَرُ التَّيَّمَّمُ بِهَا، كَدَافِ فَتَاوِي قَاضِي خَان“۔

ترجمہ: ”زمیں کو نجاست پہنچی اور خشک ہو گئی اور اس کا اثر زائل ہو گیا، (تب بھی) اس سے تم جائز نہیں ہے، ”فتاویٰ قاضی خان“ میں اسی طرح ہے، (فتاویٰ عالمگیری، ج: 1، ص: 26)۔ ایسی جگہ پر نماز ادا کر سکتے ہیں۔ اگر کسی انسان یا جانور نے پیشاب کیا اور سورج کی گرمی سے وہ زمیں خشک ہو گئی ہو، تو اس پر نماز پڑھ سکتے ہیں، کیونکہ مائے (Liquid) کا ٹھوس وجود نہیں ہوتا اور وہ دھوپ کی حرارت سے بخارات بن کر اڑ جاتا ہے۔

علامہ نظام الدین رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

ترجمہ: ”فَتَاوِي الْحُجَّةِ“ میں ہے: کپڑے کو جسم رکھنے والی نجاست پہنچی اور خشک ہو گئی تو رگڑنے سے پاک ہو جاتا ہے، جس طرح موزہ پاک ہو جاتا ہے، ”مضمرات“ میں اسی طرح ہے۔ ایک مسئلہ یہ ہے: زمیں خشک ہونے اور نجاست کا اثر زائل ہونے سے نماز کے لیے پاک ہو جاتی ہے، تم کے لیے نہیں، اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ دھوپ سے خشک ہوئی یا آگ سے یا ہوا اور سائے سے، ”کافی“ اور ”البحر الرائق“ میں اسی طرح ہے، (فتاویٰ عالمگیری، ج: 1، ص: 44)۔



مفتی میب الرحمن

رئیس دارالافتاء دارالعلوم نعیمیہ، کراچی



29 اگست 2023ء